ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

# مزدور کسان پارٹی کے منشور میں دفعات ۴ تا ۷ کا علمی جائزہ

# A Scholarly and Comparative Analysis of Clauses 4 to 7 in the Manifesto of Mazdoor Kisan Party

**ڈاکٹر معاذ عزیز:** ویزٹینگ لیکچرار شعبۂ اسلامک سٹڈیز / پاک سٹڈیز دی یونیورسٹی آف اگریکلچر پشاور۔
**ڈاکٹر اشفاق علی:** اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج پشاور۔
**یاسر عزیز :** ویزٹینگ لیکچرار شعبۂ اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج پشاور۔

## Abstract
Before the creation of Pakistan, the British ruled India. And in order to strengthen and stabilize his neo-demographic system, he created the jagirdars and the Khawanin class and helped these jagirdars in every way to make them assistants to his government. As the British introduced the same European feudal system here, although most of the lands were barren and uncultivated and these lands were cultivated by the natives. The British gave ownership of these lands to the feudal lords. As a result, the land came out of the national ownership and came into the possession of a few khans and feudal lords. Due to which various movements were born. One of them was Mazdoor Kisan Tehreek. Here, their services and their manifesto have been scientifically and comparatively evaluated.
**Keywords:** Jagirdars, Khawanin, Mazdoor Kisan Tehrik, Britsh Rulers

## تعارف

انگریز دور میں ایک طرف قومی تحریکوں نے جنم لیا تو دوسری طرف قوم فروشوں اور ظالموں کے خلاف وقت کے انقلابیوں اور جمہوریت پسند کسانوں نے جرگے بنائے۔ جو کسانوں کے حقوق و آزادی کے خاطر دن رات محنت و جدوجہد میں مصروف تھے 1937ء میں غلہ ڈیر تحریک، 1939 میں مفتی آباد کسان تحریک ان کی سربراہی میں تھی 1948 میں سرحد کسان جرگہ ختم ہوا۔ اس کے بعد 1957 میں ایک طرف نیشنل عوامی پارٹی وجود میں آئی۔ تو دوسری طرف 1963ء میں کسان کمیٹی کا دور آیا۔ جو 1968ء میں ختم ہوا۔ اور جب نعپ میں اختلاف پیدا ہوا تو اسی سال 1968ء میں پاکستان مزدور کسان پارٹی MKP وجود میں آئی۔

## مزدور کسان پارٹی (MKP)

مزدور کسان پارٹی یکم مئی 1968ء کو وجود میں آئی[1]۔ 16۔ 17 مئی 1968ء کو لائلپور میں مزدور کسان پارٹی صوبہ سرحد اور پنجاب نعپ (مزدور کسان) اور کراچی نعپ (مزدور کسان) کا مشترکہ کانفرس ہوا اور تینوں تنظیموں کو نعپ (مزدور کسان) کے نام پر متحد کیا۔ البتہ سرحد میں اس تنظیم کا نام مزدور کسان پارٹی رہ گئی۔ اور مارچ 1970ء میں نعپ (مزدور کسان) نام ختم کیا گیا۔ اور پاکستان مزدور کسان پارٹی نام اپنایا گیا[2]۔

1 حاجی اسحاق، کسان کمیٹی ممبر، ہرٹ کلے شکور، چارسدہ، 2022-05-16 بوقت: 11:45 بجے۔

2 شیر علی باچا، دہ کسان دفتر، ص 73۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

16 مئی 1970ء کو گوجرانوالہ میں سرحد، پنجاب اور سندھ کے ساتھیوں نے مشترکہ پاکستان مزدور کسان پارٹی تشکیل کر دی۔ اور لالہ زیارت گل صاحب کو پارٹی صدر منتخب کیا گیا۔ اور آنے والے سال کے لیے بھی عہدیداروں کا انتخاب کیا گیا۔

صدر لالہ زیارت گل، نائب صدر میجر اسحاق محمد اور قادر خان لالا بنوں، جنرل سیکرٹری غلام نبی، پبلسٹی سیکرٹری محمد خان کاکا اور معاون سیکرٹری حفیظ راقب منتخب کیا گیا کونسل نے پارٹی کے آئین دستور کی منظوری بھی دی۔ اور اس کے مطابق یہ پارٹی ملک کے جاگیرداروں، اجارہ داروں اور سرمایہ داروں اور سامراجوں کے لوٹ کسوٹ سے نجات کے لیے ہر ممکنہ کوشش اور لڑے گی۔ اور اس پارٹی میں جاگیرداروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں اور ان کے حمایت کرنے والے عناصر شامل نہیں ہوں گے[3]۔

خلاصہ یہ کہ پاکستان مزدور کسان پارٹی کے سربراہان نے مزوروں اور کسانوں کے حقوق کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا یہاں تک کہ 1971ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت بنی اور بنگال الگ ہوا۔ تو خیبر پختونخوا میں مزدور کسان پارٹی کے سربراہان (مشران) جیسے محمد افضل بنگش، شیر علی باچا، چیئرمین آدم خان اور گل ضمیر صاحب رستم اور بہت سارے کسانوں کو قید کیا گیا۔ اور پھر کسانوں کی سرتوڑ کوششوں اور حکومت سے مذاکرات کے بعد رہا کیا گیا اسی طرح نومبر 1972 میں ایک بار پھر خوانین نے کسانوں کو بے دخل کرنا شروع کیا اور ان کے گھروں کو پولیس نے جلانا شروع کیا اور کسانوں کو ہجرت پر مجبور کیا گیا۔ اور مزدور کسان پارٹی کے سربراہان کسانوں کے حقوق کی خاطر لڑتے رہے اور بھٹو دور میں انہوں نے کافی حد تک کامیابی حاصل کی۔ لیکن پھر آپس کے اختلافات کی وجہ سے مزدور کسان پارٹی تین حصوں میں تقسیم ہوگئی[4]۔

۱۔ مزدور کسان پارٹی سالار گروپ
۲۔ مزدور کسان پارٹی افضل خاموش گروپ
۳۔ مزدور کسان پارٹی کامل بنگش گروپ

### ۱۔ مزدور کسان پارٹی سالار گروپ

آج کل اس گروپ کے صدر سالار امجد علی ہے اور اس کے بھائی سالار فیاض علی میئر تنگی ہے جو کسانوں کے مسائل حل کرنے اور عوامی خدمت میں لگے ہیں اور خصوصاً خوانین اور کسانوں کے تنازعات حل کرنے اوران کے درمیان صلح میں کوشش کر رہا ہے۔ سالار امجد علی صاحب اپنے مرحوم باپ سالار محمد شالی کے بارے میں کہتا ہے کہ انہوں نے مزدور کسان پارٹی میں اس وقت حصہ لیا تھا کہ افضل بنگش صاحب اور ولی خان کے آپس میں اختلافات چل رہے تھے اور بعد میں افضل بنگش صاحب نے مزدور کسان پارٹی بنائی۔ اور کئی مرتبہ جیل بھی گئے لیکن جیل جانے کی وجہ سے آپ کے

---

3 ایضاً، ص 81۔

4 حاجی خان سید ولد میاں نوران شاہ، کسان کمیٹی ممبر، ڈینگہ بازہ، تنگی چارسدہ، 05 جنوری 2002ء بوقت 10:00 بجے۔

جذبات و خدمات میں کمی نہیں آئی اور یہی کہتے تھے کہ خوانین سے نجات حاصل کر لو اور یہ زمینیں تم لوگوں نے آباد کی ہیں اس کے حقدار تم ہو۔ اور اپنے حقوق کی خاطر ہمارا ساتھ دو اور مختلف جلسوں میں شرکت کرتے تھے اور خوانین کے مظالم سے کسانوں کو نجات دلانے میں ساری زندگی صرف کر دی۔ اب سالار محمد شالی کی جگہ سالار امجد علی پارٹی کی صدارت کر رہے ہیں۔ اور کسانوں کے حقوق کے لیے لڑ رہے ہیں[5]۔

**۲۔مزدور کسان پارٹی افضل خاموش گروپ**

اس گروپ کے صدر افضل خاموش صاحب ہے ان کا کہنا ہے کہ میٹرک کے بعد میں PEF میں بطور ایرمین 1972ء کو بھرتی ہوا اور ہمارے گاؤں سے صرف ایک گاڑی (بس) پشاور جاتی تھی۔ میں نے گاؤں والوں سے رخصت لی اور جب ہری چند پہنچا تو لوگ بھاگ رہے تھے اور ہاتھوں میں ڈنڈے بھی تھے میں نے پوچھا کیا مسئلہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک کسان کے گھر کی بے دخلی ہو رہی ہے تو میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں تو بتایا کہ یہ اس کسان کی مدد کے لیے جا رہے ہیں پولیس اور خوانین اس کسان کے گھر کو جلا رہے ہیں اسی وقت میں نے بس ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی روکو اور میں بھی اس کسان کے مدد کے لیے چلا۔ اسی طریقے سے میں نے مزدور کسان پارٹی میں حصہ لیا۔ اور آج تک مزدور کسان پارٹی میں ہوں۔

پارٹی میں سب سے پہلے میں ضلع پشاور کا جنرل سیکرٹری تھا اس کے بعد 75۔1974ء میں ہمارے افضل بنگش صاحب کے ساتھ اختلافات پیدا ہوئے۔ تو چیئرمین آدم خان صاحب اور افضل بنگش صاحب الگ ہو گئے۔

یہاں جو جدوجہد ہوئی تھی۔ اس کے حوالے سے دیکھا جائے تو 1970ء کے لگ بھگ ہشتنگر، ملاکنڈ وغیرہ میں زیرو فیصد مزدور کسان مکان، کھیت کا مالک تھا۔ لیکن اتنے عرصہ جدوجہد کے بعد اب حال یہ ہے کہ 100 فیصد مزدور کسان اپنے گھر کا مالک ہے اور 85 فیصد کسان زمین کا مالک ہے یہ اس کوشش کا نتیجہ ہے جو ہم نے کی تھی اب یہاں پر ایک نئے قسم کی چیز کی ضرورت ہے وہ یہ کہ از سر نو کوشش کی ضرورت ہے کہ ہشتنگر کے لوگوں کو بیدار کیا جائے کہ صرف زمین کی ضرورت نہیں ہے بلکہ زندگی کی اور بھی ضروریات ہیں ان کی خاطر اٹھنا ہے تو ہمارا ارادہ ہے کہ عید کے بعد ایک لانگ مارچ ملاکنڈ سے شروع کریں جس میں ہم یہاں کے لوگوں کو بیدار کریں گے اور ہمارا نعرہ یہ ہو گا کہ صحت، تعلیم، روزگار اور بے گھر لوگوں کے لیے گھر مہیا کرنا۔ یہ باتیں اس ریاست و آئین میں شامل ہیں جو ان لوگوں نے بنائی ہیں کہ ہر شہری کو روزگار دیا جائے گا۔ ہر شہری کو مفت تعلیم دی جائے گی۔ صحت کا خیال رکھا جائے گا۔

تو ہم اس کوشش میں ہیں کہ یہ لانگ مارچ کامیاب ہو جائے اور اس میں ہم ساری پارٹیوں کے لوگوں کو دعوت دیں گے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ کیونکہ ہمارے آئین میں عوام کو مندرجہ بالا سہولیات مہیا کرنا شامل ہیں[6]۔

5 سالار امجد علی، صدر، حجرہ سالار صاحب تنگی چارسدہ، 4 مئی 2022 بوقت 09:00 بجے۔

6 افضل خاموش صاحب، صدر افضل خاموش گروپ، حجرہ افضل صاحب شکور کلے، تنگی چارسدہ، 4 مئی 2022، بوقت 10:25 بجے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

### ۳۔ مزدور کسان پارٹی کامل بنگش گروپ

اس گروپ کے صوبائی صدر مدد خان، صوبائی سالار ممتاز کاکا، جنرل سیکرٹری عبد الرحمان ملاکنڈ، نائب صدر اجڑ محمد، ضلع چارسدہ کے صدر حضرت جان، جنرل سیکرٹری عزت گل ہیں۔ چونکہ کامل بنگش صاحب جو کہ افضل بنگش مرحوم کے بیٹے ہیں اور یہ اکثر ملک سے باہر رہتے ہیں تو مذکورہ بالا حضرات پارٹی کی قیادت کرتے ہیں ان میں سے ایک حاجی ممتاز خان ولد رحیم داد مرحوم بھی ہے ان کا کہنا ہے کہ میرا تعلق پارٹی کے ساتھ 1968ء سے ہے جب افضل بنگش مرحوم لوگوں کی خدمت کرتا تھا اور مظلوموں کا ساتھ دیتا تھا۔ خوانین کے مظالم عروج پر تھے اس وقت سے میں MKP کے ''نوجوانان'' مزدور کسان پارٹی میں تھا۔ ہم رات کے وقت پورے علاقے میں گشت کیا کرتے تھے ہم نے پولیس کو منع کیا تھا کہ آپ لوگ زحمت نہ کریں ہم رات کے وقت ڈیوٹی سر انجام دیں گے۔ 1968ء سے لے کر آج 2022ء تک مظلوم کسانوں کی مدد کرتے ہیں کسانوں اور خوانین کے تنازعات میں صلح کی کوشش کرتے ہیں جیسے ناقوتیل خان اور کسانوں کے درمیان بھی صلح کی ہے۔ اور ہماری کوشش ہے کہ کسانوں کو ان کے پورے حقوق دلا دیں۔[7]

**دفعہ 4**

**یہ مساجد، قبرستان، اسکول، ہسپتال، اور کھیل کے میدان کے لئے ہر گاؤں میں زمین دے گی جو خوانین کی ملکیت میں نہیں ہو گی۔**

### تشریح

وہ جگہیں جن کا تعلق براہِ راست مفاد عامہ سے ہو علاقائی سطح پہ اپنے تمام تر سہولیات سمیت عوام الناس کو مہیا کرانے کی حکومت کی ذمہ داری ہے، مگر شہروں کے حد تک اس میں سے تھوڑے بہت میسر ہو آجاتے ہیں مگر دیہات اور دور دراز گنجان آباد علاقے اس قسم کے نہایت اہم اور ضروری حقوق سے محروم ہے، پارٹی نے نہ صرف اس کا ادراک کیا بلکہ اس کے لئے آواز بھی اٹھائی۔ اور پارٹی کے یہاں راستہ صرف یہی ہے کہ اجتماعی ملکیت کے اصول پہ عمل کر کے زمین ہسپتال وغیرہ کے لیے وقف کیا جائے۔ جیسا کی ان کے منشور میں مذکور ہے۔

### علمی و تقابلی جائزہ

عبادت جو مقصد حیات ہے، اس کے لئے مختص جگہ مسجدیں ہیں اور اس کا انتظام کرنا اسلامی حکومت کے اولین ترجیحات میں سے ہیں، اسی طرح دفنانے کے لئے مقابر کی جگہ مہیا کرنا علاج و معالجہ کے کئے شفاخانوں، مراکز قائم کرنا اور دیگر اہم اماکن کے واسطے ریاست جگہیں بھی مقرر کریں گی اور ان کے اخراجات کا انتظام کریں گی۔ چونکہ دین اسلام میں اس کے کئی، تابدل ہیں جن میں ایک اوقاف کا نظام موجود ہے۔

---

[7] حاجی ممتاز خان ولد رحیم داد مرحوم، صوبائی صدر، ماصل خان نرسری جمال آباد، ہری چند مندنی، 08 اگست 2022 بوقت 12:00 بجے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

## اوقاف کا نظام

اسلام کے مالیاتی نظام میں وقف کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اسلامی تاریخ کے ہر دور میں غریبوں اور مسکینوں کی ضروریات کو پورا کرنے ،انہیں معاشی طور پر خود کفیل بنانے ، مسلمانوں کو علوم وفنون سے آراستہ کرنے ، مریضوں اور پریشان حالوں کی حاجت روائی کرنے اور اہل علم وفضل کی معاشی کفالت میں اسلامی وقف کا بہت اہم کردار رہا ہے۔ وقف لغت میں ٹھرنے اور روکنے کو کہتے ہیں۔ وقف کی جگہ حبس، تحبیس، تسبیل، تحریم، اور تحریر کے الفاظ کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ شرعا وقف اپنی کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کی ملکیت میں دے دینا اور اس چیز سے ہونے والے نفع کو امیری یا غریبی کا لحاظ کئے بغیر ہمیشہ کے لیے اللہ کی رضاء کی نیت سے افراد یا مساجد ومقابر یا دیگر کار خیر کے لئے وقف کر دینا ہے۔

قرآن کی نگاہ میں اموال وقف کر کے نا صرف انسان اس کا اجر و ثواب ملتا ہے بلکہ اس نیک اور اچھے عمل کے ذریعے سے وہ ناداروں اور ضرورت مندوں کی مدد کر کے خدا کی خوشنودی بھی حاصل کر لیتا ہے۔ قرآن مجید میں وقف کا لفظ صراحت کے ساتھ تو نہیں آیا لیکن اس کے لئے صدقہ ، خیر ، نیکی، قرض الحسنہ، تعاون، عمل صالح، باقیات الصالحات، ایثار، انفاق اور احسان جیسی تعبیرات استعمال ہوئی ہیں۔ البتہ مذکورہ تمام عناوین ایک لحاظ سے وقف کہلا سکتے ہیں کیونکہ وقف صدقہ ہونے کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی نیکی، ایثار، تعاون، خیر، انفاق اور باقیات الصالحات بھی ہے۔ قرآن مجید میں وقف کے بدلے میں بے شمار ثواب کے بیان کے علاوہ اس کے انفرادی اور اجتماعی آثار بھی بیان ہوئے ہیں، چنانچہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَثَلُ الَّذينَ يُنفِقونَ أَموالَهُم في سَبيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَت سَبعَ سَنابِلَ في كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَ اللَّهُ يُضاعِفُ لِمَن يَشاءُ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَليمٌ﴾"[8]

"جو لوگ راہِ خدا میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے عمل کی مثال اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیاں پیدا ہوں اور پھر ہر بالی میں سو سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ بھی کر دیتا ہے کہ وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور علیم ودانا بھی"۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔

﴿وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا وَ اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[9]

ترجمہ:"اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیکی پیشگی بھیج دو گے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر پاؤ گے ،بہتر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر۔ اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

---

8 سورۃ البقرۃ2:261۔

9 سورہ المزمل73:21۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

اس آیت میں بھی "خیر" اور "قرض حسنہ" سے مراد وقف ہے کیونکہ خیر یعنی ہر اچھا کام اور واضح ہے کہ وقف سے اچھا کام اور کوئی نہیں۔ اسی طرح قرض حسنہ بھی وقف کے مصادیق میں سے ہے۔

**وقف شریعت میں امر مشروع ہے:**

ذَهَبَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ إِلَى مَشْرُوعِيَّةِ الْوَقْفِ وَلُزُومِهِ وَاعْتِبَارِهِ مِنَ الْقُرَبِ الْمَنْدُوبِ إِلَيْهَا-[10]

"جمہور فقہاء کے یہاں وقف ثابت ہے اور اس کا نافذ ہونا بھی ثابت ہے اور پسندیدہ عبادات میں سے ہے"۔

وقف انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے، وقف کی ابتداء حضرت ابراھیم علیہ السلام سے ہوئی، اور نبی آخر الزماں نے مسجد نبوی بنوا کر وقف کی۔ اور ارشاد فرمایا"انا معاشر الانبیاءلانورث ماتر کنا ہ صدقة[11]۔ہم انبیاء کی جماعت وراثت نہیں چھوڑتے جو ہم چھوڑ کے جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

وقف کو عالمگیریت کا درجہ حاصل ہے ہر مذہب میں اس کا سلسلہ ملتا ہے۔ یہ ماضی اور حال کے درمیان پل کا کام کرتا ہے، اگلی نسلوں کو پچھلی نسلوں سے مربوط کرتا ہے، یہ گذرنے والی نسل کی جانب سے آنے والی نسل کے لیے پیار ومحبت اور امن وآشتی کا پیغام ہے۔

اوقاف کے عناصر اربعہ، واقف، موقوف علیہم، وقف نامہ اور متولی ہیں۔ واقف کی شرائط:۔ واقف کا عاقل وبالغ ہونا، آزاد ہونا، تصرف کے وقت اس کے اس عمل کا نیکی اور ثواب ہونا، مالک ہونا، مجور علیہ نہ ہو۔

**شئی موقوف کی شرائط**

مال متقوم ہونا، جلد خراب ہونے والی نہ ہو، عدم جہالت کا ہونا، مفرز ہونا، ورنہ ایک سال پیدوار ہوگا، ایک سال نہیں، ایک وقت نماز ہوگی دوسرے وقت نہیں۔ جن پر وقف کیا جارہا ہے ان کی شرطیں:۔ رضائے خداوندی کا ذریعہ ہو، صرف مالدار کو وقف نہ کرنا، ورنہ چاپلوسی کا ذریعہ ہوگا۔

**الفاظ وقف کی شرطیں**

الفاظ وقف معلق اور مشروط نہ ہو، موت سے مشروط نہ ہو، شرط خیار سے مشروط نہ ہو، ایسی شرط نہ ہو، جو وقف کی اصلیت پر اثر انداز ہو۔ وقف کی چند صورتیں ہیں، وقف علی اللہ یعنی اللہ کے لیے دینی کاموں کے لیے وقف کرنا جیسے مساجد، عیدگاہیں، جنازہ گاہیں، کفن دفن کا سامان، دینی مدارس، شفا خانے، سواری کا جانور، جائیداد، اراضی، پل، قبرستان، قرآن مجید وغیرہ۔ اس کو وقف خیری بھی کہتے ہیں، یہ اعلی قسم کا وقف ہے۔

10 الموسوعہ الفقھیہ الکویتیہ وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ کتاب الوقف، طبع 2007، ج44۔

11 بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، مکتبہ بشریٰ 2004ء، کتاب الفرائض، باب قول النبی ﷺ لانورث ماترکناہ صدقۃ، رقم الحدیث:6726۔

## اوقاف بیت المال

مفتوحہ اراضی، معاہدوں کی رو سے حاصل شدہ اراضی، بیت المال کے فنڈ سے خریدی ہوئی زمین کا اوقاف بیت المال میں شمار ہوتا ہے۔

## وقف علی الاولاد

یعنی اپنی اولاد پر وقف کرنا جیسے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کے نام جو کسی وجہ سے اپنے گھروں سے نکال دی جائیں وقف کی تھیں، حضرت علی اور فاطمہؓ نے بنی ہاشم پر وقف کیا تھا، حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین کو خاندان فاروقی کے محتاجوں کے لیے وقف کیا تھا۔بسا اوقات وقف کرنے کا مقصد اپنے مال کو تقسیم وراثت سے بچانا، بادشاہوں کے تسلط سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔اور وقف میں سب اولاد کو برابر حصہ ملتا ہے، وراثت کی طرح کسی کو کم وبیش نہیں ملتا ہے، حتی کہ کوئی مال وقف کو بیچ بھی نہیں سکتا ہے۔اسی طرح مالدار، غریب، لڑکا، لڑکی اور ان کی اولاد میں سے ہر طرح کی اولاد کو حصہ ملتا ہے۔

## دیگر اقسام کے اوقاف

وقف کی یہ خصوصیت ہے کہ آدمی دوسرے فرد یا جماعت، ماں، باپ، رشتہ دار، کسی خاندان کے غرباء مساکین کے نام۔حکومت کے نام وقف کر سکتا ہے۔ملخصاً[12]

## دفعہ 5

## ریاست کے تمام ادارے قابل احتساب ہوں گے اور ان کے دروازے محنت کشوں اور کسانوں کے لئے کھلے ہوں گے۔

## تشریح

پاکستان مزدور کسان پارٹی کے منشور ودستور میں ہیں کہ اشرافیہ کو لگام دیں ان کا احتساب کریں اس طبقاتی نظام کو ختم کریں آج ایک مراعات یافتہ طبقہ تو ہر طرح سے عیاشی کی زندگی گزار رہا ہے جبکہ دوسرا طبقہ دو وقت کی روٹی کو ترس رہا ہے یہ نظام زیادہ دیر نہیں چل سکتا اس ملک میں حقیقی معنوں میں فلاحی نظام لانا ہو گا اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب پسا ہوا محروم طبقہ غریب عوام اپنے حقوق کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ملک میں خونی انقلاب لائیں گے۔

## علمی و تقابلی جائزہ

معاشرے کو سدھارنے کے لئے محاکم احتساب قائم ہوں، محاکم عدلیہ میں حق تعالیٰ کا قانونِ رحمت جاری ہو۔شریعتِ اسلامی کے مطابق فیصلے ہوتے ہوں، چوروں، ڈاکوؤں کی روک تھام اور افراط و تفریط روکنے اور معاشرتی زندگی میں اعتدال پیدا کرنے کیلئے دین اسلام میں احتساب پر بہت زور دیا گیا ہے۔قرآن حکیم کی سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے

﴿وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًااِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا﴾[13]

[12] مفتی غلام الرحمن، فتاوی عثمانیہ، العصر اکیڈمی، پشاور، 2020ء، کتاب الوقف، ج9، ص358۔

[13] سورۃ بنی اسرائیل 14:17۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

ترجمہ: ”اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اسکے گلے میں لٹکا دیا ہے
اور قیامت کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا (کہا جائے گا کہ) اپنی
کتاب پڑھ لے، تو آج اپنا آپ ہی محتسب کافی ہے“۔

گویا احتساب ایک مسلسل عمل ہے۔ انسان دنیا میں جو کچھ کرتا ہے اس کا پورا پورا حساب رکھا جا رہا ہے جو یوم آخرت اس پر ظاہر کر دیا جائے گا کہ دیکھتا جا اور شرماتا جا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس احتسابی صفت کا ذکر قرآن حکیم میں متعدد بار آیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾[14]

”بیشک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے“۔

## احتساب کے ثمرات

عمومی مساوات جناب رسالت ماب حضرت محمد ﷺ جو پیغام اور نظام حیات لے کر آئے وہ کسی شخص قوم یا علاقے کیلئے نہیں تھا بلکہ عالمگیر ضابطہ حیات ہے اور فطری طور پر اس میں وہ ساری خوبیاں موجود ہیں جو ہر زمان و مکان میں اللہ کی مخلوق کیلئے خیر کا باعث بن سکیں۔ اسلام میں عدل و انصاف اور جزاو سزا پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ فی الحقیقت اسکے بغیر معاشرہ جرائم اور منکرات سے پاک نہیں ہو سکتا۔ ہر نوع کے مسائل و معاملات سے نمٹنے کیلئے راہنما اصول و ضوابط متعین کر دیئے گئے ہیں جو انکے اندر رہے گا فلاح پائے گا اور جو منہ زوری دکھائے، لائق احتساب ہو گا۔ ایسے جرائم جن کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے، کیلئے سخت سزائیں مقرر کیں۔ چوری ڈکیتی، قتل، زنا، لوٹ مار اور شراب نوشی کیلئے حد مقرر کی۔ نفاذ قانون میں سختی سے کام لیا، چھوٹے بڑے، امیر غریب کی تفریق ختم کر دی۔ سب کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا۔ حکام کو بھی ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا کہ وہ کوئی ماورائی مخلوق نہیں، عام انسان ہیں۔ اگر کسی نے اپنی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو مستوجب سرزنش ٹھہرایا گیا۔ نتیجتاً شوریدہ سر قبائل باہم شیر و شکر ہوگئے۔ مرکزیت کا رنگ پیدا ہوا، اخوت و مساوات پر استواری اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی، جو آج کے جدید سیاسی نظاموں میں بھی ایک ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام ان کلیاتِ خمسہ (دین، نسب، عقل، جان، مال) کے تحفظ کو کتنی اہمیت دیتا ہے اور ان کی حفاظت کے لیے اسلامی معاشرہ کے ہر فرد کو پابند بنایا کہ ان حدود سے تجاوز کرے گا تو قابل تعریز ہو گا، شریعت میں بھی تعزیرات، حدود و سزاوں کا نفاذ بہت ساری حکمتوں پہ مشتمل ہے، چنانچہ ارشاد ہوا

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[15]

ترجمہ: اور تمہارے واسطے قصاص میں زندگی ہے اے عقل مندو!۔

جرم و سزا سے متعلق بھی سب کچھ قرآن پاک میں درج ہے مگر افسوس صد افسوس کہ پاکستان اسلامی جمہوری ملک ہونے کے باوجود اپنے عدالتی نظام میں مکمل طور پر شرعی سزائیں لاگو نہیں کر پایا ہے۔ یہ شرعی سزائیں اگر ہماری ریاست کے عدالتی نظام میں

[14] سورۃ النساء4:86۔

[15] سورۃ البقرۃ2:179۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

جاری کر دی جائیں تو وہ دن دور نہیں ہو گا جب ہمارا ملک امن کا گہوارا بن جائے گا۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیئے تھا۔ مگر افسوس مکمل طور پر ایسا نہ ہو پایا جس کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ صحیح طور پر اسلامی معاشرہ نہیں بن پایا۔

## شرعی سزائیں

شریعتِ اسلامیہ میں جرائم کی سزاؤں کی تین اقسام ہیں: تعزیرات، حد شرعی، قصاص۔

1۔ حد شرعی سے مراد ایسی اسلامی سزائیں ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہوئی ہوں۔ یہ سزائیں ریاست کا حکمران یا ریاست کی عدالت رائج کرتی ہیں لیکن ان سزاؤں میں کمی بیشی کا حق نہ تو حاکم کو ہوتا ہے اور نہ ہی ریاست کی عدالت کو ہوتا ہے۔

والحد في الشريعة العقوبة المقدرة حقا لله تعالى حتى لا يسمى القصاص حدا لما أنه حق العبد ولا التعزير لعدم التقدير كذا في الهداية-[16]

2۔ قصاص سے مراد ایسی سزا جس میں حقوق العباد غالب ہوتے ہیں۔ اس میں سب سے بڑی مثال خون کا بدلہ خون ہے اگر متاثرہ خاندان سے قاتل کے لواحقین بات کر کے قتل کے بدلے رقم یا جائیداد مانگ لیں تو یہ حق مقتول کے گھر والوں کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ جو فیصلہ کرنا چاہے کر سکتے ہیں۔ قصاص میں کان کے بدلے کان کا کاٹنا۔ ہاتھ کے بدلے ہاتھ کا اور اسی طرح جسم کے کسی حصے کے بدلے اسی حصے کے کاٹنے کی سزا بھی شامل ہے۔

3۔ تعزیرات میں اسلامی حکومت کی عدالت کو کسی مصلحت کی بنا پر کسی مجرم کی سزامیں کمی بیشی کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یاد رہے یہ حق فقط حکومتی عدالت کو حاصل ہوتا ہے۔۔ شریعتِ اسلام میں حدود شرعی کی پانچ اقسام ہیں۔ پہلی قسم حد سرقہ یعنی چوری کی سزا۔۔ دوسری۔ حدِ زنا۔ ۔ تیسری حدِ خمر یعنی نشہ کرنے کی سزا۔ چوتھی حدِ قذف یعنی جھوٹی تہمت لگانا۔۔ پانچوں قسم حدِ ارتداد۔۔ یعنی اسلام سے کفر کی طرف لوٹ جانے کی سزا۔۔۔

## عدل فاروقی کی مثال

غسان کے حکمران ''جبلہ بن الایہم'' کا واقعہ عدل فاروقی کی عظیم مثال ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک آقا و غلام، بادشاہ و گدا میں فرق نہ تھا۔ جبلہ بن الایہم نے دوران طواف ایک بدو کو تھپڑ مارا۔ وہ امیر المومنین سے انصاف طلب کرنے پہنچ گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جبلہ بن الایہم کو پکڑ کر بدو کے حوالے کیا جائے اور وہ اس کے منہ پر اسی طرح تھپڑ مارے جس طرح اس نے اسے مارا ہے۔ گویا کسی حکمران یا رئیس کی طاقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انصاف میں رکاوٹ نہ بنتی۔[17]

16 نظام الدين السيهاری مع جماعة من العلماء، الفتاوی الهندية رشيدية، طبع 1986ء، کتاب الحدود، ج2، ص142۔

17 سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محمد حسین ھیقل مترجم حبیب اشعر، اسلامی کتب خانہ 2021ء، ص604۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

**دفعہ 6**

**ریاست کے کسی بھی نمائندے کو ہنر مند، مزدور کی اجرت سے زیادہ کوئی مشاہرہ وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔**

**تشریح**

پارٹی کا بنیادی نظریہ ہی یہ ہے کہ پارٹی تمام مظلوم طبقات کو منظم کر کے محنت کش اور استیصال زدہ نظام کو ختم کر کے ہماری جدوجہد کا بنیادی مقصد انسانی برابری اور مساوات کو ہر سطح پہ قائم و نافذ کرنا ہے۔[18]

اجتماعی مفاد جو کہ اشتراکیت کا تیسرا اصول ہے اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ریاست کو شہریوں کے درمیان امتیازی سلوک نہیں ہوگا، مساوی حقوق کی بات کی جائے گی۔ ملازمین کو اتنی کم تنخواہ پر رکھنا جس سے ان کی بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں، یہ استحصال ہے جو کسی طرح مناسب نہیں۔

**علمی و تقابلی جائزہ**

اس پارٹی کی منشور والی کتابچہ میں اسی آرٹیکل کی مخالفت کی گئی ہے وہاں مذکور ہے کہ ہر کسی سے اس کے استعداد کے مطابق کام لینے اور ہر کسی کو اس کے کام کے مطابق اجرت دینے کے اصول کی بنیاد پر عوامی جمہوریت قائم کی جائے گی، سوشلسٹ جائیداد کو آپریٹو، کلیکٹو اور ریاست جائیداد کی صورت اختیار کر لے گی۔

جب استعداد ہی مختلف ہو تو ایک جیسی اجرت کیونکر دی جائے گی، تنخواہ مقرر کرنے میں فنی اور شرعی نکتہ نظر بھی پیش نظر ہونی چاہیے، تو اس قدر پُر شدت اصولوں سے مزید شکایات جنم لیں گی، مذکورہ مطالبہ ملک پاکستان میں مشکل معلوم ہو رہی ہے کیوں کہ تنخواہ کے مقررہ کام کی محنت کے تجربہ کے علاوہ بھی بہت سارے امور دیکھے جاتے ہیں، ان میں کچھ بیرونی عناصر (External Factors) میں درج ذیل 7 چیزیں شامل ہیں:

1۔ لیبر کی طلب ورسد (Labor MarkeT)۔

2۔ اجرت مثلی (Going Rate System)

3۔ کام میں بہتری (Productiviy)

4۔ ضروریات زندگی کو پورا کرنا (Cost of Living)

5۔ لیبر یونین (Labor Union)

6۔ ملازمین کے حقوق کے قوانین (Labor Laws)

7۔ ملکی معیشت (Economy) امن وامان کی صورت حال (Rule and Law Condition) اور اندرونی عناصر بھی دیکھا جاتا ہے۔[19]

**شریعت میں اجرت کی تعین**

شریعت نے اجرتوں کی تعین کے متعلق کوئی معین مقدار وضع نہیں کی ہے بلکہ اجرت کے تعین کا معیار

---

18 پاکستان مزدور کسان پارٹی، نظریاتی اصول، آرٹیکل 5، ص 4۔

19 مفتی عبد المنعم فائز، ہفت روزہ شریعہ اینڈ بزنس، گلشن معمار کراچی 22 اگست 2018ء

باہمی معاہدہ ہے، یعنی باہمی رضامندی سے جو اجرت مقرر کر دی جائے وہ شرعاً جائز ہے، البتہ ہر فریق پر دیانۃً واجب ہے کہ وہ دوسرے فریق کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اگر اجرت ابتداء سے مقرر کرے تو اجرت مسمی لازم ہے اور اگر ابتداء میں کوئی معاہدہ مقرر نہ ہو تو عرف کو دیکھا جائے گا اگر عرف میں عموماً اس محنت کے بقدر جو اجرت دی جاتی ہے وہ ملے گی اسے اجرت مثل کہا جاتا ہے۔ اجیر (ملازم) کی دو قسمیں ہیں۔ اجیر خاص (ملازم) اجیر مشترک (پیشہ ورانہ اجیر) اجیر خاص: اجیر خاص اس ملازم کو کہا جاتا ہے جو کسی ایک یا کچھ افراد کا خاص طور پر ملازم ہو، ایسے ملازم کیلئے ضروری ہے اور اجیر عام کسی فرد کے ساتھ خاص نہ ہو اس کو مشہور فتاوی در مختار نے اس طرح ذکر کیا ہے۔:

" (الاجراء على ضربين: مشترك، وخاص.فالاول من يعمل لا لواحد) كالخياط ونحوه (أو يعمل له عملا غير موقت) كأن استأجره للخياطة في بيته غير مقيدة بمدة كان أجيرا مشتركا وإن لم يعمل لغيره (أو موقتا بلا تخصيص) كأن استأجره ليرعى غنمه شهرا بدرهم كان مشتركا "۔[20]

"(والثاني) وهو الاجير (الخاص) ويسمى أجير واحد (وهو من يعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصيص ويستحق الاجر بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل كمن استؤجر شهرا للخدمة أو) شهرا (لرعي الغنم) المسمى بأجر مسمى"[21]

ترجمہ: مزدور دو طرح کے ہوتے ہیں مشترک اور خاص، مشترک وہ ہوتا جو ایک کے لئے کام نہیں کرتا جیسے درزی وغیرہ یا بغیر تعیین وقت کے اس کو کام پہ رکھا جائے اور دوسرا خاص مزدور کسی ایک کے لئے مخصوص ہو کر کام کے لئے مقرر ہو جائے اور وہ ایک خاص مدت تک کے لئے مقرر ہوتا ہے وہ مخصوص مدت تک اپنے آپ حوالہ کرنے پر معاوضہ کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسا کسی کو ایک ماہ خدمت کے لئے رکھنا یا بکریاں چرانے کے لئے معلوم معاوضہ پہ رکھنا۔

## مزدوروں کے حقوق

نبی پاک ﷺ کی رُوشن اور واضح ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں مزدوروں کو ایک انتہائی اونچا اور افضل مقام حاصل ہے، جس کی حیثیت معاشرے کے دیگر پیشوں سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے نئے نظاموں سے اپنے حقوق کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے بعد مزدوروں کے حقوق کا مسئلہ آتا ہے جس میں سب سے بنیادی اور پہلی چیز اُن کی اُجرت کی مقدار کا تعین ہے، اس حوالے سے یہ حدیث مبارکہ ہے جس میں آپ ﷺ نے آقاؤں، مالکوں اور کام کرانے والوں کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے کہ مزدور لوگ بھی تمہارے بھائی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت رکھا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جس کے ماتحت اس کے (مزدور) بھائی کو رکھا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اُس کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے، اُس کو کسی ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کے لئے دُشوار گزار ہو اور اگر ایسے کام کی ذمہ داری سونپ ہی دے تو پھر اس کی مدد کرے۔

20 علاء الدین الحصکفی، محمد بن علی بن محمد، الدر المختار شرح تنویر الابصار، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1423ھ، 2002ء، ضمان الاجیر، ج1، ص582۔

21 ایضاً، ص583۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

دوسرا ان کے اجرت میں تاخیر نہ کی جائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ»[22]

"مزدور کی اُجرت پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دی جائے۔"

محنت مزدوری کرنا انبیاء کا کام ہے کوئی حقیر پیشہ نہیں ہے عزت والا پیشہ ہے۔ مزدور کے ساتھ جو کچھ طے ہو اس کو ٹال مٹول کیے بغیر دیا جائے، ان پر ظلم نہ کیا جائے، ان کو کھانے، پینے، پہننے میں شریک کیا جائے، اور اگر کام ان کی صلاحیت سے زیادہ ہو تو ان کے ساتھ مل کر کام کیا جائے، کام میں ان کی معاونت کی جائے۔ فقہاء کرام نے تصریح کی ہے:

وَيُعْطِيْ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ وَالْفِقْهِ وَالْفَضْلِ فَانْ قَصَرَ كَانَ الله عَلَيْه حَسِيْبًا۔[23]

"لوگوں کو ان کی حاجت کے مطابق اور ان کی علمی قابلیت اور تقویٰ وصلاح کو ملحوظ رکھتے ہوئے وظیفہ، مشاہرہ اور تنخواہ دیتے رہیں، باوجود گنجائش کے کم دینا بُری بات ہے اور نہ دیا تو خدا کے حضور جواب دہ ہوں گے"۔

حکمت: مزدور کسے کہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں اشیا اور صلاحیتوں کا تبادلہ کرتے ہیں تو ہمارا نظام چلتا ہے اگر سارے لوگ اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں کہ ہم اپنا اپنا کام کریں تو کتنے دن تک گزارا کر لیں گے، چوبیس گھنٹے بھی اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا کہ ہمارا سارا نظام اس پر ہے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ تبادلے اور تعاون کی دو صورتیں ہیں: ایک ہے چیزوں کا تبادلہ، مثلاً دودھ دے دیا، غلہ لے لیا یا پیسوں کے بدلے میں ۔

دوسری صورت یہ کہ کوئی خدمت و محنت کرے اور اس کے عوض میں وہ چیز لی جائے۔ اجرت پر کام کرنا مزدوری ہے اور ساری دنیا کا دارومدار اس پر ہے۔ اور جہاں تک اجرت کے تعین کا معیار ہے شرعاً اسی کی کوئی حد مقرر نہیں باہمی معاہدہ اور رضامندی سے جو طے پائے البتہ ہر فریق پہ دیانۃً واجب ہے کہ وہ دوسرے فریق کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائے، بلکہ "خير الناس من ينفع الناس"[24] کے ضابطے پہ عمل کرے، اور احسان والوں میں شامل ہو کر محبوب خدا بن جائے۔ مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو، اس کو پھیرے نہ لگواؤ۔

چوتھی بات یہ کہ آپؐ نے ہدایت دی کہ مزدور سے کام لو لیکن اس پر سختی، ظلم اور زیادتی نہ کرو۔ لیبر یونین کے نہ ہونے کی صورت میں ادارے تنخواہ مقرر کرنے میں آزاد ہوتے ہیں، جس سے ان کی حق تلفی بھی ہو سکتی ہے[25]۔

---

22 القزوینی، ابن ماجہ ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیہ، بیروت، بلاسن، باب أجر الأجراء، ج2، ص817، رقم الحدیث:2443۔

23 لاجپوری، عبدالرحیم، فتاوی رحیمیہ، دارالاشاعت، لاہور، 2009ء، کتاب الاجارہ، ج9، ص293۔

24 عجلونی، ابوالفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالهادی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، المکتبۃ العصریہ، بیروت، 1420ھ، 2000ء، باب حرف الخاء المعجمۃ، ج1، ص450، رقم الحدیث:1254۔

25 ابو عمار زاہد راشدی، کالم سیرۃ النبی ﷺ اور مزدوروں کے حقوق، الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ فروری 2018ء

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

**دفعہ 7**

## جبری مشقت / بیگار کی تمام اشکال کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔

## تشریح

آئی۔ایل۔او کے مطابق جبری مشقت ہر وہ کام ہے جو کسی شخص سے اسکی مرضی کیخلاف لی جائے اور وہ شخص یہ کام کسی سزا کے خوف سے کرنے پر مجبور ہو۔یہ جبری مشقت دراصل ایک مزدور کے اپنے آجر (مالک / زمیندار / جاگیر دار) سے قرضہ لینے سے شروع ہوتی ہے اور اگر مقروض اس قرض کو ادا کرنے سے قاصر رہے تو اسے قرض خواہ کے لیے ایک معینہ یا غیر معینہ مدت کے لیے مشقت یا خدمت انجام دینا ہوتی ہے۔ جبری مشقت ہمارے معاشرے میں درج ذیل صورتوں میں پائی جاتی ہے:۔

الف۔۔۔کسی قرض یا پیشگی رقم (جو متعلقہ شخص یا اسکے خاندان نے لیا / لی ہو) کے عوض جبری مشقت انجام دینا

ب۔۔۔کسی سماجی یا رواجی ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے (جاگیر داری نظام کے تحت اپنے علاقے کے غریب لوگوں سے کام لینا)۔

ج۔۔۔کسی معاشی فائدے (جو مزدور یا اسکے خاندان نے قرض خواہ سے لیا ہو) کے عوض جبری مشقت انجام دینا

د۔۔۔ضامن کا جبری مشقت انجام دینا (اگر مقروض وقت پر قرض واپس نہ کر سکے اور ضامن کے پاس بھی قرض لوٹانے کو رقم نہ ہو)۔جبری مشقت پاکستان میں زیادہ تر کاشت کاروں مزدوروں اور گھریلو کام کرنے والوں اور بھکاریوں میں پائی جاتی ہے۔[26]

### پاکستان میں جبری مشقت

جبری مشقت کا نظام دراصل ان غریب مزدوروں کا استحصال کرتا ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنے آجروں، زمینداروں سے قرض لیتے ہیں اور اس قرض کی ادائیگی کے لیے انکو اپنی بنیادی آزادی بھی گروی رکھنا پڑ جاتی ہے۔ جبری مشقت اور نجی قید خانوں سے نجات کے لیے بانڈڈ لیبر ایکٹ ۱۹۹۲ء[27] پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور کسی مزدور یا ہاری کو ماہانہ تنخواہ سے زاید بطور ایڈوانس زاید رقم اور قرض خلافِ قانون قرار دیا جائے۔پرانے قرض داروں کے قرض رائٹ آف قرار دیے جائیں اور انھیں قید سے آزاد قرار دیا جائے۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 3[28] کے مطابق یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ استحصال کی تمام اقسام کے خاتمہ کو یقینی بنائے نیز بنیادی اصول کی تدریجی تکمیل کرے کہ ہر کسی سے کام اسکی اہلیت کے مطابق اور معاوضہ اسکے کام کے مطابق ہی دیا جائیگا۔ ایک شخص کو جبری مشقت تلے رکھنے سے مراد اسکو تمام بنیادی حقوق سے محروم کرنا ہے جن میں نقل و حرکت کی آزادی، شخصی آزادی، کاروبار / پیشے کی آزادی، اظہار رائے کی آزادی اور شہریوں کے درمیان مساوات کے حقوق شامل ہیں۔ زمین داروں کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنی تمام زمینیں زیر کاشت لائیں۔اگر کوئی زمین دار بغیر کسی مثبت عذر کے مسلسل تین سال تک زمینوں کو بغیر کاشت کے پڑا رہنے دے تو حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ ان زمینوں کو واپس لے کر مستحق کاشت کاروں میں تقسیم کر دے۔

---

26 جبری مشقت اور پاکستان، ویج انڈ یکیٹر فائونڈیشن۔لیبر

27 قانون امتناع جبری مشقت گزٹ آف پاکستان، بانڈڈ لیبر ایکٹ 11 مارچ 1992

28 ایضاً

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ملک کی تمام غیر آباد زرعی زمینوں کو مستحق افراد میں تقسیم کرے اور کوئی زمین غیر آباد پڑی نہ رہنے دے۔

آئین کا آرٹیکل 11 خصوصی طور پر جبری مشقت اور غلامی سے ہی متعلق ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

الف۔۔۔ غلامی (فی الواقع اور قانوناً) معدوم اور ممنوع ہے اور پاکستان میں کوئی بھی قانون اسے پاکستان میں رواج دینے کی اجازت نہیں دے گا اور اسے کوئی حمایت فراہم نہیں کرے گا۔

ب۔۔۔ بیگار / جبری مشقت اور انسانوں کی سمگلنگ (یعنی خرید و فروخت) ممنوع ہے۔

آئین میں دی گئی ہدایات کے علاوہ، حکومت پاکستان نے جبری مشقت کے خاتمے کے لیے قوانین کا بھی اجرا کیا ہے:۔

الف۔۔۔ بانڈڈ لیبر سسٹم (ابولیشن) ایکٹ / جبری مشقت کے خاتمے کا قانون 1992۔ اور اس کے خاتمے کے قواعد 1995۔

اس قانون کی دفعہ چار کے تحت، اس ایکٹ کے اجرا پر ملک میں جبری مشقت کا نظام منسوخ کر دیا گیا ہے اور جبری مشقت کرنے والے تمام مزدور آزاد ہیں اور قرض خواہ کے لیے کسی بھی قسم کی مشقت / خدمت ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ اس ایکٹ کے اجرا سے قبل طے کیا گیا کوئی معاہدہ، رسم و رواج یا ریت جو کسی سے جبری مشقت لینے کے متعلق ہو تمام کالعدم ہیں۔

اس قانون کے تحت صوبائی حکومتوں کو ضلعی سطح پر نگران کمیٹیاں بنانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ جبری مشقت کے خاتمے کے بارے میں درج ذیل ارکان اور اداروں سے تعاون لیا جا سکتا ہے۔ مثلاً عوامی نمائندے (ضلع ناظم، ممبر قومی / صوبائی اسمبلی)۔ اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندے (پولیس، عدلیہ، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر، ہیلتھ، ایگریکلچر)۔ اور پریس اور سوشل سروسز / فلاحی اداروں کے نمائندے، وفاقی اور صوبائی لیبر ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے

اس قانون کے عملی نفاذ کی نگرانی کا اور جبری مشقت کے مزدوروں کو مدد فراہم کرنے کی لئے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

## قانونی سزا

پاکستان پینل کوڈ میں بھی جبری مشقت اور غلامی کے متعلق دفعات موجود ہیں۔ اسکی دفعہ (370) اسکی سزا سات سال تک قید اور جرمانہ ہیں، دفعہ (371) کے مطابق جبکہ دفعہ (374) کے مطابق اگر کوئی شخص دوسرے کو اسکی مرضی کیخلاف جبری مشقت کے لئے مجبور کرتا ہے تو اسکی سزا زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید، یا جرمانہ یا دونوں ہیں۔ [29]

## خلاصہ بحث

مردان، صوابی اور چارسدہ کے مختلف شہروں مثلاً اتمانزئی، ترنگزئی اور عمرزئی کے میرہ جات میں جب (خوانین) اور کسانوں کے اختلافات شروع ہوئے۔ خوانین نے مظالم شروع کیے اور لوگوں کو بے دخل کرنا شروع کیا۔ جب خوانین کے مظالم حد سے بڑھ گئے۔ تو مختلف تحریکوں نے جنم لینا شروع کیا۔ جن میں غلہ ڈھیر کسان تحریک مفتی آباد کسان تحریک، ۱۹۴۸ء کسان تحریک سرفہرست تھیں۔ اور اپریل 1963ء میں یہ تمام تحریکیں کسان کمیٹی میں ضم ہو گئیں اور مئی 1968ء

---

[29] فواد رضا، تعزیرات پاکستان کی مختلف جرائم کی سزائیں، 12 دسمبر 2012ء

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.4, 2023

کو کسان کمیٹی مزدور کسان پارٹی میں تبدیل ہو گئی' جس کے پہلے صدر لالہ زیارت گل صاحب مقرر ہوئے۔ یہ کسانوں کی ہر ممکنہ مدد کیا کرتی تھی اور ملک کے جاگیرداروں، اجارہ داروں اور سرمایہ داروں کے لوٹ کھسوٹ سے نجات کے لیے ہر ممکنہ کوشش کرتی تھی۔ اس پارٹی کا اپنا منشور بھی ہے جس میں بہت سارے دفعات اسلامی تعلیمات کے موافق ہیں۔ مثلاً مظلوموں کی مدد کرنا۔ مزدوروں کو معاشی ماحول فراہم کرنا۔ اور ان کے حقوق کے لئے لڑنا۔ اور جبری مشقت / بیگار کو ختم کرنا۔ ظالمانہ ٹیکسوں سے نجات دلانا۔ اور زرعی اصلاحات کا نفاذ وغیرہ۔اس کے علاوہ بعض دفعات اسلامی تعلیمات کے مخالف ہیں۔ مثلاً دفعہ نمبر (۴ اور ۶) ۔دفعہ ۴ چونکہ دین اسلام میں اوقاف کا نظام موجود ہے جو لوگوں کو مساجد، قبرستان اور دیگر اہم اماکن کے واسطے جگہیں مہیا کرے گی۔ اور دفعہ نمبر ۶ میں جب استعداد مختلف ہو تو ایک جیسی اجرت کیونکر دی جائے گی ان میں اگر یہ لوگ اپنا نظریہ اسلامی تعلیمات کے موافق کر دیں تو صحیح معنوں میں خدمت خلق کر سکتے ہیں۔